فضیلتِ اسلام

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

تحقیق و تعلیق

شیخ محمد اسمٰعیل بن محمد انصاری

شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل شیخ

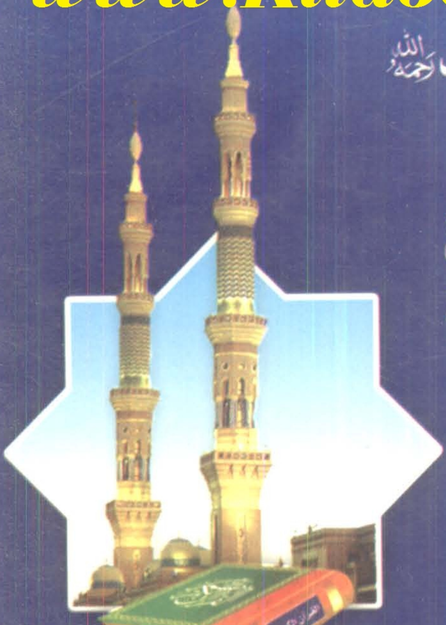

اردو ترجمہ

ابو المکرم عبد الجلیل

نظر ثانی

عبدالقدوس محمد نذیر

محمد اسماعیل عبدالحکیم

دار الکتب السلفیة

شیش محل روڈ ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ اسلام

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

تحقیق و تعلیق
شیخ محمد اسماعیل بن محمد انصاری
شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل شیخ

اردو ترجمہ
ابوالمکرم عبدالجلیل

نظر ثانی
عبدالقدوس محمد نذیر
محمد اسماعیل عبدالحکیم

ناشر
دار الکتب السلفیہ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
042-7237184, 7230271, 7213032

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- فضیلت اسلام

باہتمام ---------- ھنادشاکر

مطبع ---------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز

طبع اول ---------- فروری 2007ء

ناشر ---------- دارالکتب السلفیۃ

قیمت ---------- -/24 روپے

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے پتے

لاہور: دارالفرقان، الفضل مارکیٹ ۞ اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ

نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ ۞ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ

مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ ۞ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار ۞ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار

ملتان: دارالسلام بیرون بوہڑ گیٹ ۞ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ

گوجرانوالا: والی کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالا

چیچہ وطنی: اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- فضیلت اسلام

باہتمام ---------- ھنادشاکر

مطبع ---------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز

طبع اول ---------- فروری 2007ء

ناشر ---------- دارالکتب السلفیۃ

قیمت ---------- -/24 روپے

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے پتے

لاہور
دارالفرقان' الفضل مارکیٹ ۞ اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ
نعمانی کتب خانہ' حق سٹریٹ ۞ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ
مکتبہ اسلامیہ' غزنی سٹریٹ ۞ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ

فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار ۞ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار

ملتان
دارالسلام بیرون بوہڑگیٹ ۞ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ

گوجرانوالا
والی کتاب گھر' اردو بازار' گوجرانوالا

چیچہ وطنی
اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار' چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
①	مقدمہ از مترجم	5
②	مقدمہ از محققین	7
③	اسلام کی فضیلت کا بیان	9
④	اسلام میں داخل ہونے کی فرضیت کا بیان	12
⑤	اسلام کی تفسیر	15
⑥	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ومن يبتغ غير الاسلام دينا﴾ کا بیان	18
⑦	کتاب اللہ کی پیروی اور اس کے علاوہ سے بے نیازی واجب ہے	20
⑧	اسلام کے دعوے سے خارج ہو جانے کا بیان	21
⑨	اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو	24
⑩	بدعت کبیرہ گناہوں سے بھی زیادہ سخت ہے	26
⑪	اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا	29
⑫	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ﴾ کا بیان	31
⑬	اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا﴾ کا بیان	33
⑭	اسلام کی اجنبیت اور غرباء کی فضیلت کا بیان	40
⑮	بدعات پر تنبیہ	43

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از مترجم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، أمابعد:

زیر نظر رسالہ امام مجدد شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی عربی تالیف ''کتاب فضل الاسلام'' کا ترجمہ ہے، جسے میں نے دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سلطانہ، ریاض کی طلب پر اردو میں منتقل کیا ہے۔

یہ ترجمہ کتاب کے اس نسخہ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے جو شیخ اسماعیل بن محمد انصاری رحمہ اللہ اور شیخ عبداللہ بن عبداللطیف آل شیخ حفظہ اللہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ دارالافتاء ریاض سے شائع ہوا ہے اور جو اپنے سابقہ تمام ایڈیشنوں پر فوقیت اور نمایاں خصوصیت رکھتا ہے، جیسا کہ یہ بات محققین کے مقدمہ سے عیاں ہے۔

کتاب کے اندر وارد قرآن آیات کے ترجمہ کے لیے میں نے شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلیکس (مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف مدينه طيبه) کے شائع کردہ مولانا محمد جونا گڑھی رحمہ اللہ کے ترجمہ معانی قرآن کریم کو عموماً سامنے رکھا، جبکہ اصل کتاب کے ترجمہ کے وقت اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ حاشیہ میں محققین کی جملہ تحقیقات وتعلیقات کو برقرار رکھا جائے، ان تحقیقات وتعلیقات سے اگرچہ عام اردو داں طبقہ کو چنداں سروکار نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاہم ان سے اس ایڈیشن کی خصوصیت اور اس کی علمی و تحقیقی حیثیت کا پتہ چلتا ہے' ہاں البتہ میں نے بعض وہ تعلیقات حذف کر دی ہیں جن کا تعلق کسی لفظ کی تحقیق سے تھا اور اس لفظ کے بارے میں کتاب کے نسخوں کے مابین موجود اختلاف سے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لیے مفید بنائے' آمین۔

وصلى الله وسلم علىٰ عبده ورسوله محمد

و على آله وصحبه أجمعين.

ابوالمکرم

عبدالجلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ از محققین

ہم نے امام مجدد شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی کتاب ''فضیلت اسلام'' کے اس نسخہ کا مندرجہ ذیل دو مخطوطوں سے تقابل کیا ہے:

① ...... پہلا مخطوطہ شیخ عبدالرحمٰن الحصین رحمہ اللہ کے ترکہ سے دستیاب ہوا' جس کے آخر میں یہ عبارت درج ہے:

کمل هذا الکتاب بعون الملک الوهاب' وذلک فی سنة ١٣٠٦ه سابع شعبان' بخط الفقیر الی الدیان' عبدالرحمن بن عثمان

یعنی اس کتاب کی کتابت اللہ مالک و وہاب کی توفیق سے ۷/شعبان ۱۳۰۶ھ میں محتاج کرم الٰہی عبدالرحمٰن بن عثمان کے قلم سے مکمل ہوئی۔ کتاب کے اندر اس مخطوطہ کی طرف (خ ع) سے اشارہ کیا گیا ہے' اور یہ مخطوطہ اس وقت شیخ ابراہیم بن عبدالرحمٰن الحصین کے پاس موجود ہے۔

② ...... دوسرا مخطوطہ علامہ مفتی شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ، رئیس القضاۃ رحمہ اللہ کے کتب خانہ سے حاصل ہوا' یہ مخطوطہ مفید اور اس کی کتابت بھی واضح ہے' لیکن اس کی شکل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کی تصحیح ہوئی ہے' اور نہ ہی اس پر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج ہے' یہ مخطوطہ (المکتبۃ السعودیہ) سعودی لائبریری ریاض میں موجود ہے۔

مذکورہ بالا دونوں مخطوطے کتاب کے اصل مراجع و مصادر کی طرف رجوع کرنے سے بے نیاز نہیں کرتے' کیونکہ ان میں سے کوئی بھی مخطوطہ مؤلف کے زمانہ کا نہیں' اور نہ ہی مؤلف کے اہل علم اولاد احفاد یا دیگر ائمہ دعوت کی نگرانی میں تصحیح کردہ اصول سے ان کا تقابل ہوا ہے' اس لیے ہم نے درج ذیل کتب کی روشنی میں اس گرانقدر کتاب کے نصوص کی تحقیق

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کر لینا ضروری سمجھا:

①......وہ کتب حدیث جن سے مؤلف نے کتاب کے اندر وارد نصوص جمع کیے ہیں' اور وہ کتب حدیث جن سے اس کتاب کا گہرا ربط ہے۔

②......فن حدیث کی کتب جوامع' مثلاً ابن اثیر کی ''جامع الاصول'' عمری تبریزی کی ''مشکوٰۃ المصابیح'' حافظ منذری کی ''الترغیب والترہیب'' اور امام نووی کی ''ریاض الصالحین''۔

③......امام ابن وضاح قرطبی اندلسی کی کتاب ''البدع والنہی عنہا'' جو کہ مؤلف کے مراجع میں سے ہے۔

کتاب کی اس خدمت کے بعد ہمیں امید ہے کہ زیر مطالعہ طبع سابقہ تمام طبعات سے زیادہ صحیح ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے' وہی ہمارے لیے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

عبداللہ بن عبداللطیف آل شیخ

و

اسماعیل بن محمد انصاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ﴾ (سورۃ المائدہ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ﴾ (سورۃ یونس: ۱۰۴)

''(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے شک میں ہو تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو' لیکن ہاں میں اس کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے''۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ﴾

(سورۃ الحدید: ۲۸)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ' اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا' وہ تمہیں نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے اور وہ تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا' اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''تمہاری مثال اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اجرت پر چند مزدور رکھے اور کہا کہ کون صبح سے دوپہر تک میرا کام ایک قیراط مزدوری پر کرے گا؟ تو یہود نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون دوپہر سے عصر کی نماز تک میرا کام ایک قیراط مزدوری پر کرے گا؟ تو نصاریٰ نے کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون عصر کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک میرا کام دو قیراط پر کرے گا؟ تو وہ تم لوگ ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے اور کہا کہ یہ کیا بات ہوئی کام ہم زیادہ کریں اور مزدوری کم ملے؟ اس نے کہا: کیا میں نے تمہارا کچھ حق مار لیا ہے؟ وہ بولے: نہیں، تو اس نے کہا کہ تو یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں دوں''۔

نیز صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ (کی فضیلت) سے محروم رکھا، چنانچہ یہودیوں کے حصہ میں ہفتہ کا دن آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں اتوار کا، پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لایا اور جمعہ کے دن کی رہنمائی فرمائی، اور اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی ہم سے پیچھے ہوں گے، ہم دنیا والوں میں تو سب سے آخری امت ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے''۔

اور صحیح بخاری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیقاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین، آسان ملت ابراہیم'' ہے۔ ❶

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ:

---

❶ اس معلق روایت کو امام بخاری نے اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں موصولاً ذکر کیا ہے، نیز امام احمد بن حنبل وغیرہ نے اسے محمد بن اسحاق عن داؤد بن الحصین، عن عکرمہ، عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے، یہ تفصیل حافظ ابن حجر نے ''فتح الباری'' کتاب الایمان، باب الدین یسر میں ذکر کی ہے اور اس حدیث کی سند کو حسن بتایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم لوگ سنت اور صراط مستقیم پر گامزن رہو' کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص سنت اور صراط مستقیم پر رہ کر اللہ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھیں بھی اشکبار ہوں اور پھر اسے جہنم کی آگ چھو لے؟ اور جو بھی شخص سنت اور صراط مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کا ذکر کرے' پھر اللہ کے خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتے سوکھ چکے ہوں اور اچانک آندھی آئے اور اس کے پتے جھڑ جائیں' اسی طرح اس شخص کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں' صراط مستقیم اور سنت کے مطابق کی ہوئی تھوڑی سی عبادت بھی صراط مستقیم اور سنت کے خلاف کی ہوئی زیادہ عبادت سے بہتر ہے'' ❶

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا کہ:

''عقلمندوں کا سونا اور ان کا کھانا کیا ہی اچھا ہے' یہ بیوقوفوں کی شب بیداری اور ان کے روزوں پر کس طرح فوقیت لے جاتے ہیں' تقویٰ اور یقین کے ساتھ ذرہ برابر نیکی' فریب میں مبتلا لوگوں کی پہاڑ برابر عبادت سے کہیں زیادہ عظمت وفضیلت اور وزن رکھتی ہے'' ❷

---

❶ اسے عبداللہ بن مبارک نے کتاب الزھد میں' عبداللہ بن امام احمد نے امام احمد کی کتاب الزھد کے زوائد میں' اور ابونعیم نے کتاب الحلیہ میں روایت کیا ہے۔ البتہ مذکورہ الفاظ ابونعیم کے ہیں۔

❷ اسے امام احمد نے کتاب الزھد میں اور انہی کے طریق سے ابونعیم نے کتاب الحلیہ میں روایت کیا ہے' نیز اسے ابن ابی الدنیا نے کتاب الیقین میں روایت کیا ہے' امام ابن قیم اس اثر کے بارے میں کتاب الفوائد میں لکھتے ہیں کہ یہ اثر جواہر پاروں میں سے ہے اور یہ اس بات کی واضح ترین دلیل ہے کہ فقہ میں اور ہر کار خیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بعد کے لوگوں پر فوقیت حاصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں داخل ہونے کی فرضیت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ (سورة آل عمران: ٨٥)

جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا' اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ (سورة آل عمران: ١٩)

''بیشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝﴾ (سورة الانعام: ١٥٣)

اور یہی دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے' سو تم اسی راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی' اسی کی اللہ تعالیٰ نے تم کو وصیت کی (تاکیدی حکم دیا ہے) تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

مجاہد کہتے ہیں کہ اس آیت میں ''سبل'' یعنی دوسری راہوں سے مراد بدعات و شبہات ہیں۔ [1]

---

[1] اسے ابن ابی شیبہ' عبد بن حمید' ابن المنذر' ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے مجاہد سے روایت کیا ہے' جیسا کہ سیوطی نے ''الدر المنثور فی التفسیر المأثور'' میں مذکورہ آیت کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو دین سے نہیں تو وہ مردود و باطل ہے''(بخاری و مسلم)

ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:❶

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ کام مردود اور ناقابل قبول ہے''۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کا ہر فرد جنت میں داخل ہوگا سوائے اس شخص کے جو انکار کر دے' عرض کیا گیا کہ جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے میری اطاعت کی تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے گویا جنت میں جانے سے انکار کیا''۔

اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین لوگ ہیں: (۱) حرام میں کجروی اختیار کرنے والا۔ (۲) اسلام کے اندر جاہلیت کا راستہ تلاش کرنے والا۔ (۳) کسی مسلمان کے ناحق خون بہانے کا مطالبہ کرنے والا''۔ (صحیح بخاری)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ''سنة الجاهلية'' (جاہلیت کا راستہ) میں انبیاء کے لائے ہوئے دین کے مخالف ہر جاہلیت کا راستہ شامل ہے' خواہ وہ عام ہو یا بعض لوگوں کے ساتھ خاص ہو' وہ اہل کتاب کا ہو یا بت پرستوں کا یا پھر ان کے علاوہ کسی اور کا'' (وضع کردہ راستہ ہو)۔

---

❶ یہ روایت صحیح مسلم کی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا:

''اے قاریوں کی جماعت! راہ راست پر گامزن رہو' اگر تم راہ راست پر رہو گے تو بہت آگے نکل جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں مڑو گے تو انتہائی گمراہ ہو جاؤ گے''۔

اور محمد بن وضاح نے اس کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے اور حلقوں کے پاس کھڑے ہو کر یہ فرماتے۔ [1]

وہ مزید بیان کرتے ہیں کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے مجالد سے [2] مجالد نے شعبی سے اور شعبی نے مسروق سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بعد میں آنے والا ہر سال اپنے سابقہ سالوں سے زیادہ برا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ فلاں سال' فلاں سال سے زیادہ بارش والا ہے' اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ فلاں سال' فلاں سال سے زیادہ سرسبز ہے اور نہ ہی یہ میں کہتا ہوں کہ فلاں امیر' فلاں امیر سے بہتر ہے' بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ تمہارے علماء اور اچھے لوگوں کا خاتمہ ہو رہا ہے' اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو امور دین کو اپنی رائے پر قیاس کریں گے' جس کے نتیجہ میں اسلام کو منہدم اور فنا کر دیا جائے گا''۔

---

[1] مؤلف کا ارشارہ اس روایت کی طرف ہے جسے ابن وضاح نے اپنی کتاب ''البدع و النهی عنها'' میں روایت کیا ہے کہ ہم سے اسد نے محمد بن حازم سے' محمد بن حازم سے أعمش سے' أعمش نے ابراہیم سے اور ابراہیم نے ہمام بن حارث سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے اور حلقوں کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے: اے قاریوں کی جماعت! راہ راست پر چلو' اگر راہ راست پر چلو گے تو بہت آگے نکل جاؤ گے اور اگر دائیں بائیں مڑو گے تو بے حد گمراہ ہو جاؤ گے۔

[2] اصل کتاب ''فضل الاسلام'' کے جو نسخے ہمارے سامنے ہیں ان میں مجالد کی بجائے مجاہد کا لفظ وارد ہے' حالانکہ صحیح مجالد ہی وارد ہے' اور مجالد کے علاوہ جو بھی لفظ ہے وہ کتابت کی غلطی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تفسیر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ﴾ (سورۃ آل عمران: ۲۰)

پھر بھی اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو (اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیں کہ میں نے اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے۔

صحیح مسلم میں عمر[1] رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو''[2]

---

[1] اصل کتاب ''فضل الاسلام'' کے جتنے نسخے ہیں ان سب میں عمر کی بجائے ابن عمر وارد ہے' لیکن صحیح یا تو عمر ہے' جیسا کہ ہم نے اس نسخہ میں ذکر کیا ہے' یا پھر ابن عمر عن ابیہ ہے' کیونکہ یہ روایت صحیح مسلم کی ہے جیسا کہ مؤلف نے لفظ صحیح بول کر صحیح مسلم مراد لیا ہے' اور صحیح مسلم میں یہ روایت ابن عمر عن ابیہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے وارد ہوئی ہے۔

[2] یہ حدیث صحیح مسلم میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث (جبریل) کا ایک ٹکڑا ہے:
''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نمودار ہوا' جس کے کپڑے بے حد سفید اور بال سخت سیاہ تھے' اس پر سفر کے آثار نہیں تھے' اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا' وہ آ کر نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا' اور اپنے دونوں گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ٹیک دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ آپ کی رانوں پر رکھ دیئے' اور کہا کہ اے محمد ﷺ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم (باقی اگلے صفحہ پر)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

اور بہز بن حکیم سے روایت ہے' وہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"اسلام یہ ہے کہ تم اپنا دل اللہ کے حوالہ کر دو' اپنا چہرہ اللہ کی طرف پھیر دو' فرض نمازیں پڑھو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو"۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

ابو قلابہ ایک شامی آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والد نے رسول اللہ ﷺ سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو! اس آدمی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا: حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ سے سوال بھی کرتا ہے اور پھر آپ کے جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے' پھر اس نے کہا کہ آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی نازل کردہ کتابوں پر' اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھو' اور بری تقدیر (کے اللہ کی جانب سے ہونے) پر ایمان رکھو! اس آدمی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا' پھر اس نے کہا کہ آپ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے فرمایا! (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر یہ کیفیت نہ پیدا ہو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو تو (یہ یقین رکھو کہ) وہ تو بہر حال تمہیں دیکھ رہا ہے! پھر اس نے کہا کہ آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں (کہ کب آئے گی)؟ آپ نے فرمایا قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا! اس نے کہا کہ پھر آپ مجھے قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیں؟ آپ نے فرمایا! (قیامت کی بعض نشانیاں یہ ہیں) کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے' اور ننگے پاؤں اور برہنہ جسم رہنے والے بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں! حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا اور میں تھوڑی دیر وہیں ٹھہرا رہا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر جانتے ہو یہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھلانے آئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اپنا دل اللہ کے حوالہ کر دو' اور مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے محفوظ رہیں، پھر انہوں نے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان، اس نے کہا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی نازل کردہ کتابوں پر' اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھو۔ ❶

---

❶ اس حدیث کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے "کتاب الایمان" کے اندر نقل کیا ہے' اور اس کے بعد فرمایا کہ اسے امام احمد اور محمد بن نصر مروزی نے روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فرمان
﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ (سورة آل عمران: ۸۵)

اور جو شخص اسلام کے سوال کوئی اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن بندوں کے اعمال حاضر ہوں گے چنانچہ نماز حاضر ہوگی اور کہے گی کہ اے پروردگار! میں نماز ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو خیر پر ہے' پھر زکاۃ حاضر ہوگی اور کہے گی کہ اے پروردگار! میں زکاۃ ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھی خیر پر ہے' پھر روزہ حاضر ہوگا اور کہے گا کہ اے پروردگار! میں روزہ ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھی خیر پر ہے' اس کے بعد بندہ کے باقی اعمال اسی طرح حاضر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم سب خیر پر ہو' پھر اسلام حاضر ہوگا اور کہے گا کہ اے پروردگار! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھی خیر پر ہے' آج میں تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے دوں گا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾

(سورة آل عمران: ۸۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا' اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ ❶

اور صحیح مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے''۔

اس حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

---

❶ اصل کتاب ''فضل الاسلام'' کے مطبوعہ نسخوں میں اس حدیث کے الفاظ میں خلل واقع ہوگیا ہے' کتاب کے مذکورہ دونوں مخطوطات اور مسند امام احمد کی حدیث کی روشنی میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ کی پیروی (1) اور اس کے ماسوا سے بے نیازی واجب ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ﴾ (سورۃ النحل: ۸۹)

اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے۔

سنن نسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں توراۃ کا ایک ورق دیکھا تو فرمایا:

''اے خطاب کے بیٹے! کیا تم حیرت میں مبتلا ہو! میں تمہارے پاس واضح اور روشن شریعت لے کر آیا ہوں اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو گمراہ ہو جاتے''۔

ایک دوسری روایت ہے:

''اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری ہی اتباع کرنی پڑتی''۔

یہ سن کر حضرت عمر نے عرض کیا کہ میں اللہ سے راضی ہوں اسے اپنا رب مان کر، اسلام سے راضی ہوں اسے اپنا دین سمجھ کر اور محمد ﷺ سے راضی ہوں انہیں اپنا نبی مان کر۔ (2)

---

(1) شیخ عبدالرحمٰن الحصین رحمہ اللہ کے کتب خانہ میں دستیاب مخطوطہ میں ایسا ہی ہے، لیکن کتاب کے مطبوعہ نسخوں میں ''رسول اللہ ﷺ کی پیروی'' کے الفاظ وارد ہیں۔

(2) امام دارمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لے کر حاضر ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ توراۃ کا ایک نسخہ ہے، یہ سن کر آپ خاموش رہے، تو حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا، یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر نے کہا کہ عمر گم کرنے والیاں تمہیں گم کریں، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ کیسا ہو رہا ہے (کیا تم) نہیں دیکھ رہے ہو؟ یہ سن کر حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کی طرف دیکھا اور کہا: اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، ہم اللہ سے راضی ہیں اسے اپنا رب مان کر، اسلام سے راضی ہیں اسے اپنا دین مان کر اور محمد ﷺ سے راضی ہیں انہیں اپنا نبی مان کر، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارے لیے موسیٰ بھی ظاہر ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی میں لگ جاؤ تو راہ حق سے بھٹک جاؤ گے، اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور انہیں میری نبوت کا زمانہ ملتا تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے دعوے سے خارج ہو جانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا ﴾ (سورة الحج: ٨٧)

اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی۔

حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، حاکم کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کا' جہاد کا' ہجرت کا اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنے کا' کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ نکال پھینکا' الا یہ کہ وہ جماعت کی طرف پلٹ آئے' اور جس نے جاہلیت کی پکار لگائی وہ جہنمی ہے' یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ فرمایا: ہاں اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، لہٰذا اے اللہ کے بندو تم اس اللہ کی پکار لگاؤ جس نے تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے''۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے [1] اور ترمذی نے اس حسن صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] امام محمد اور ترمذی نے اس حدیث کو پوری تفصیل کے ساتھ روایت کیا ہے' لیکن ہم تکرار سے بچنے کے لیے ذیل میں مسند احمد کے سیاق کو ذکر کر رہے ہیں' امام احمد نے فرمایا کہ:

''ہم سے عفان نے حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابو خلف موسیٰ بن خلف نے بیان کیا جن کا ابدال میں شمار تھا' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن سلام سے' اور زید بن سلام نے اپنے دادا ممطور سے اور ممطور نے حارث اشعری سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری و مسلم میں ہے:

''جو جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا' اور اسی حال میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے''۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی عمل کرنے کا حکم دیں' حضرت یحییٰ علیہ السلام کی جانب سے اس حکم کی تعمیل میں سستی ہونے والی تھی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل سے بھی ان پر عمل کروانے کا حکم دیا گیا ہے' اب یا تو بنی اسرائیل کو آپ اس حکم سے مطلع کریں یا میں انہیں اس سے آگاہ کر دوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے بھائی اگر اس حکم کی تبلیغ میں آپ مجھ پر سبقت لے گئے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ پر عذاب نہ آ جائے یا مجھے زمین میں دھنسا نہ دیا جائے' چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے اندر جمع کیا یہاں تک کہ پوری مسجد بھر گئی' پھر وہ منبر پر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی' اس کے بعد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے کہ ان پر میں خود بھی عمل کروں اور سب سے بھی ان پر عمل کرنے کو کہوں' پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ' کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اپنے خالص مال چاندی یا سونے کی عوض غلام خریدا' پھر یہ غلام کام کر کے اس کی آمدنی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو دینے لگا' تم بھلا تو میں سے کسی کو یہ بات پسند آئے گی کہ اس کا غلام ایسا کرے؟ تم کو اللہ عزوجل نے پیدا کیا اور روزی دی ہے' لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے' بندہ نماز کے اندر جب تک ادھر ادھر نہیں دیکھتا تو اللہ عزوجل بھی بندہ کے چہرہ کی جانب متوجہ رہتا ہے' لہٰذا جب نماز پڑھو تو دائیں بائیں نہ دیکھو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ کا حکم دیا ہے' کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کسی جماعت میں ہو اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور پوری جماعت اس مشک کی خوشبو سے محظوظ ہو رہی ہو اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے' کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو دشمن نے قید کر کے اس کے دونوں ہاتھ گردن سے لے کر باندھ دیئے ہوں اور اس کی گردن مارنے کی تیاری کر رہے ہوں' تو ان سے یہ درخواست کرے کہ کیا تمہیں فدیہ دے کر میں اپنے آپ کو آزاد کر سکتا ہوں؟ پھر وہ اپنا قلیل و کثیر سب کچھ دے کر اپنے آپ کو آزاد کرا لے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کا حکم دیا ہے' کیونکہ اس کی ہے مثال اس شخص کی جس کا تیزی کے ساتھ دشمن اس کا پیچھا کر رہا ہو اور (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا جاہلیت کی پکار لگائی جا رہی ہے اور (جبکہ) میں تمہارے درمیان موجود ہوں''۔

شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

''اسلام اور قرآن کے دعویٰ سے خارج ہر چیز' خواہ وہ نسب، وطن ہو یا قوم ہو یا مذہب یا کوئی بھی اور طریقہ ہو یہ سب جاہلیت کی پکار میں شامل ہے' بلکہ جب مہاجر اور انصاری دو صحابہ کے درمیان جھگڑا ہوا اور مہاجر نے مہاجروں کا پکارا اور انصاری نے انصار کو آواز دی' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا جاہلیت کی پکار لگائی جا رہی ہے اور (جب کہ ابھی) میں تمہارے درمیان موجود ہوں' اور اس بات سے آپ سخت ناراض ہوئے''۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔ ❶

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) یہ کسی مضبوط قلعہ میں آ کر پناہ گزیں ہو جائے' اور بندہ' شیطان سے سب سے زیادہ محفوظ اس وقت ہوتا ہے جب وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ حارث اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے: مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنے کا' امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کا' ہجرت کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کا' کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ نکال پھینکا' یہاں تک کہ وہ جماعت کی طرف پلٹ آئے' اور جس نے جاہلیت کی پکار لگائی وہ جہنمی ہے' لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ فرمایا: ہاں اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے' لہٰذا تم مسلمانوں کو انہیں ناموں سے پکارو جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں موسوم کیا ہے' یعنی مسلمان' مومن اور اللہ عزوجل کے بندے''۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الکلم الطیب والعمل الصالح'' کے اندر جو کہ ''الوابل الصیب'' کے نام سے معروف ہے' اس حدیث کی بڑی عمدہ تشریح کی ہے۔

❶ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ کلام ان کی کتاب ''سیاست شرعیہ'' کی فصل سوم کے آخر میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں مکمل طور پر داخل ہونا اور اس کے علاوہ باقی ادیان کو ترک کر دینا واجب ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۰۸)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ﴾ (سورۃ النساء: ۶۰)

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا اس پر ان کا ایمان ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ﴾ (سورۃ الانعام: ۱۵۹)

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد ربانی:

﴿ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ (آل عمران: ۱۰۶)

جس دن بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ،

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''اہل سنت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے' اور اہل بدعت اور فرقہ پروروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہرے سیاہ ہوں گے''۔ ❶

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت پر بعینہ ویسا ہی زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا' یہاں تک کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں کے ساتھ کھلم کھلا زنا کاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی اس طرح کا شخص ہوگا جو ایسا کرے گا' اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے' لیکن میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی' ان میں سے ایک کے علاوہ باقی سب جہنمی ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ ناجی فرقہ کون ہوگا! آپ نے فرمایا کہ وہ جو اس طریقہ پر چلے جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب ہیں''۔

جو مومن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے اس مقام پر رسول صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بالخصوص آپ کے ارشاد ''ما أنا علیه و أصحابی'' (یعنی جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں) پر غور کرنا چاہیے' یہ حدیث کتنی بڑی نصیحت ہے اگر زندہ دلوں سے اس کا واسطہ ہو' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' نیز انہوں نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن اس روایت میں جہنم کا تذکرہ نہیں ہے' یہ حدیث مسند احمد اور سنن ابی داود میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے مروی ہے' جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے ''میری امت میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جن کے رگ و ریشے میں یہ خواہشات اس طرح سرایت کر جائیں گی' جس طرح باولے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی بیماری کاٹے ہوئے شخص کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے کہ جسم کی کوئی رگ اور جوڑ اس کے اثر سے محفوظ نہیں ہوتا''۔

اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گزر چکا ہے کہ:

''اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا'' (اللہ کے نزدیک تین ناپسندیدہ ترین لوگوں میں سے ہے)

---

❶ امام سیوطی نے اپنی کتاب الدر المنثور میں لکھا ہے کہ اس روایت کو ابن ابی حاتم نے' ابونصر مروزی نے کتاب الابانہ میں' خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور لالکائی نے کتاب السنہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے: ''اہل سنت والجماعت کے چہرے روشن ہوں گے' اور اہل بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت کبیرہ گناہوں سے بھی زیادہ سخت ہے

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾

(سورۃ النسآء: ۴۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشتا' اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾

(سورۃ الانعام: ۱۴۴)

پس اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔

ایک مقام پر ارشاد ہے:

﴿ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴾ (سورۃ النحل: ۲۵)

تاکہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ساتھ ان کے بوجھ کے بھی حصہ دار بنیں جنہیں یہ بے علمی سے گمراہ کرتے رہے' دیکھو تو یہ کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا:

''انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کردو[1] اگر میں نے انہیں پایا تو قوم عاد کے قتل کی طرح قتل

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ''باب قتل الخوارج والملحدین'' میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت ہے کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دوں گا''۔ ❶

نیز صحیح میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظالم حکام کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ نماز پڑھتے ہوں۔ ❷

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ''تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو'' اور اس کا آخری ٹکڑا یہ ہے: کیونکہ جو انہیں قتل کرے گا اسے قیامت کے دن اس قتل کے صلہ میں اجر وثواب ملے گا''۔ اس حدیث کو امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں ''باب التحريض على قتل الخوارج'' کے تحت روایت کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ''تم جب بھی انہیں پاؤ قتل کر دو' کیونکہ جو انہیں قتل کرے گا تو اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن اس قتل کے صلہ میں اجر وثواب ملے گا''۔

❶ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنے صحیح میں 'باب قول اللہ عزوجل ﴿وأما عاد فأهلكوا بريح﴾ کے تحت اور امام مسلم نے اپنے صحیح میں ''باب ذكر الخوارج'' کے تحت ابو سعید خدریؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

❷ امام مسلم اپنی صحیح میں بیان کرتے ہیں کہ ہم سے داود بن رشید نے حدیث بیان کی' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ولید یعنی ولید بن مسلم نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے مولیٰ بنی فزارہ زریق بن حیان نے بیان کیا کہ انہوں نے عوف بن مالک کے چچا زاد مسلم بن قرظہ سے سنا' وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین حکام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں' تم ان کے لیے دعا کرو اور وہ تمہارے لیے دعا کریں' اور تمہارے بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھو اور وہ تم سے دشمنی رکھیں' تم ان کو لعنت ملامت کرو اور وہ تمہیں لعنت ملامت کریں! لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ایسے موقع پر ہم ان سے دست بردار نہ ہو جائیں؟ فرمایا نہیں جب تک کہ وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں' اور سن لو! جس پر کوئی حکمران مقرر ہوا اور اس نے دیکھا کہ وہ حکمران اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بھی بعض کام کر رہا ہے' تو وہ اس کی معصیت کے کاموں کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچے' (پیچھے نہ ہٹے)۔ ابن جابر کہتے ہیں کہ زریق بن حیان نے جب یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مقدام! اللہ کی قسم' انہوں نے یہ حدیث آپ سے بیان کی یا آپ نے مسلم بن قرظہ سے سنا' وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عوف بن مالک اشجعی سے سنا' وہ بیان کر رہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ میری بات سن کر زریق اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئے اور قبلہ رخ ہو کر کہا ہاں اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' یہ حدیث میں نے مسلم بن قرظہ سے سنی' وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عوف بن مالک سے سنا' وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جریر بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے صدقہ کیا' اس کے بعد لوگوں نے صدقہ کرنا شروع کر دیا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے' لیکن عمل کرنے والوں کو اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی' اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی جو اس پر عمل کریں گے' لیکن ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔''

نیز صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے اسی جیسی ایک اور حدیث مروی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: ''جس نے کسی ہدایت کی دعوت دی...... جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا

یہ بات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث اور حسن بصری رحمہ اللہ کی مرسل حدیث سے ثابت ہے [1] اور ابن وضاح نے ایوب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا جو کوئی غلط رائے رکھتا تھا' پھر اس نے وہ رائے ترک کر دی' تو میں محمد بن سیرین کے پاس آیا اور کہا کیا آپ کو پتہ چلا کہ فلاں آدمی نے اپنی رائے ترک کر دی؟
انہوں نے فرمایا: ابھی دیکھو تو سہی وہ کیا رخ اختیار کرتا ہے' ایسے لوگوں کے متعلق جو حدیث آئی ہے اس کا یہ آخری حصہ ابتدائی حصہ سے زیادہ سخت ہے کہ "وہ اسلام سے نکل جائیں گے' پھر اس کی طرف دوبارہ واپس نہیں لوٹیں گے"۔
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایسے شخص کو توبہ

---

[1] انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابن وضاح نے اپنی کتاب "البدع والنھی عنھا" میں "باب ھل لصاحب البدعة توبة" کے تحت روایت کیا ہے' ابن وضاح کہتے ہیں کہ ہم سے اسد نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن خالد نے بقیہ کے واسطے سے بیان کیا' بقیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن حمید الطویل نے انس بن مالک سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ان اللہ حجز التوبة عن كل صاحب بدعة" یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ کو (قبولیت سے) روک رکھا ہے۔
حضرت حسن کی مرسل روایت بھی ابن وضاح نے اپنی کتاب کے اسی باب میں ذکر کی ہے' کہتے ہیں کہ ہم سے اسد نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن خالد نے بقیہ کے واسطے سے بیان کیا' بقیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد نے ہشام سے اور انہوں نے حسن سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابی اللہ لصاحب بدعة توبة" یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی بدعتی کی توبہ منظور نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی توفیق نہیں ہوتی۔ ❶

www.KitaboSunnat.com

❶ امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "مفید المستفید فی کفر تارك التوحید" میں اس اثر کو اسی سند و متن کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابن وضاح کی کتاب "البدع" میں وارد ہے' ابن وضاح بیان کرتے ہیں کہ ہم سے اسد نے بیان کیا' وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن زید کے واسطہ سے بیان کیا کہ ایوب نے کہا کہ ایک آدمی تھا جو کوئی غلط رائے رکھتا تھا' پھر اس نے رجوع کر لیا' تو میں خوشی کے مارے محمد بن سیرین کو بتانے کے لیے آیا' اور کہا کیا آپ کو پتہ چلا کہ فلاں آدمی نے اپنی سابقہ رائے ترک کر دی؟ انہوں نے فرمایا: ابھی دیکھو تو سہی کہ وہ کیا رخ اختیار کرتا ہے' (ایسے لوگوں کے متعلق جو حدیث آئی ہے اس) حدیث کا آخری حصہ ابتدائی حصہ سے زیادہ سخت ہے کہ "وہ اسلام سے نکل جائیں گے' پھر اس کی طرف دوبارہ واپس نہیں لوٹیں گے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِي إِبْرَاهِيمَ...... وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٥ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ ﴾ (سورۃ آل عمران: ۶۵ تا ۶۷)

اے اہل کتاب تم ابراہیم کی بابت کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات و انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئیں' کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے' سنو! تم اس میں جھگڑ چکے ہو جس کا تمہیں علم تھا' پھر اب تم اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں' اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی' بلکہ وہ تو یکسو اور خالص مسلمان تھے' اور مشرک نہ تھے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥ ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۱۳۰)

ابراہیم کے دین سے وہی اعتراض کرے گا جو بیوقوف ہوگا' ہم نے تو انہیں دنیا میں بھی برگزیدہ بنایا تھا' اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہیں۔

اس سلسلہ میں خوارج سے متعلق حدیث گزر چکی ہے' نیز صحیح حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

''ابوفلاں کے آل میرے دوست نہیں (بلکہ) میرے دوست تو متقی لوگ ہیں''۔

اور صحیح حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا کہ ایک صحابی نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا' دوسرے نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھوں گا اور سوؤں گا نہیں' تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں کے قریب نہیں جاؤں گا' چوتھے نے کہا کہ میں برابر روزہ رکھوں گا اور ناغہ نہیں کروں گا' ان کی باتیں سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لیکن میرا حال یہ ہے کہ میں رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' روزہ رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں' اور بیویوں کے پاس بھی جاتا ہوں' اور گوشت بھی کھاتا ہوں' تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا (منہ موڑا تو) وہ مجھ سے نہیں''۔ ❶

غور کیجیے کہ جب بعض صحابہ نے عبادت کی غرض سے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لینے کا ارادہ کیا تو ان کے بارے میں یہ سخت بات کہی گئی اور ان کے فعل کو سنت سے بے رغبتی بتایا گیا' تو پھر ان کے علاوہ دیگر بدعتوں کے بارے میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد دیگر لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

---

❶ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''اصول الایمان'' میں ''باب التحریض علی لزوم السنہ'' کے تحت حضرت انس کی مذکورہ حدیث اس کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے اور اس روایت کی نسبت بخاری اور مسلم کی جانب کی ہے' جس کا ترجمہ یہ ہے:

''تین آدمیوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس آپ کی عبادت کا حال دریافت کرنے کے لیے آئی' اور جب ان کو بتایا گیا تو انہوں نے اپنے لیے اتنی عبادت کم سمجھا اور کہا کہ کہاں ہم اور کہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے اگلے پچھلے سارے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں' چنانچہ ایک نے کہا کہ میں تو اب ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا' دوسرے نے کہا کہ میں دن میں روزہ رکھوں گا اور کبھی بھی ناغہ نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے کنارہ کش ہو جاؤں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم ہی لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ سنو! اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں' لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں' رات میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' اور بیویوں کے پاس بھی جاتا ہوں' تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فرمان

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا﴾ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (سورة الروم: ۳۰)

آپ یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ رکھیں' اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے' اللہ کی تخلیق کو بدلنا نہیں ہے' یہی سیدھا دین ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ایک مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (سورة البقرة: ۱۳۲)

اور اسی دین ابراہیمی کی وصیت ابراہیم نے اور یعقوب نے اپنی اپنی اولاد کو کی کہ اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند فرمایا ہے' تو خبردار تم مسلمان ہو کر ہی مرنا۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشادِ ہے:

﴿ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (سورة النحل: ۱۲۳)

(اے محمد ﷺ) پھر ہم نے آپ کی جانب یہ وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم کی پیروی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیجیے جو کہ موحد تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نبی کے انبیاء میں سے کچھ دوست ہیں' اور ان میں سے میرے دوست ابراہیم ہیں' جو میرے باپ اور میرے رب کے خلیل ہیں، اس کے بعد آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

﴿ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ﴾ (سورة آل عمران: ٦٨)

سب سے زیادہ ابراہیم سے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا اتباع کیا اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور مومنوں کا دوست اللہ ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہارے جسم اور تمہارے مال نہیں دیکھتا' بلکہ وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے''۔

بخاری و مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں حوض کوثر پر تم سب سے پہلے موجود ہوں گا' میرے پاس میری امت کے کچھ لوگ پیش ہوں گے' یہاں تک کہ جب میں انہیں دینے کے لیے بڑھوں گا تو وہ مجھ سے روک دیئے جائیں گے' میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں' مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں''۔

اور بخاری و مسلم ہی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے' صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: تم میرے اصحاب ہو' اور میرے بھائی وہ ہیں جو اب تک نہیں آئے! صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو افراد ابھی تک پیدا نہیں ہوئے آپ انہیں کیسے پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا بے حد سیاہ اور کالے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھوڑوں کے درمیان اگر کسی کا چمکدار پیشانی اور سفید پیروالا گھوڑا ہو تو کیا وہ اپنا گھوڑا نہیں پہچان لے گا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں! آپ نے فرمایا تو میری امت بھی قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگی کہ وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور دیگر اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے' اور میں حوض کوثر پر پہلے سے ان کا منتظر رہوں گا' سنو! قیامت کے دن کچھ لوگ میرے حوض کوثر سے اس طرح دھتکار دیئے جائیں گے جس طرح پرایا اونٹ دھتکار دیا جاتا ہے، میں انہیں آواز دوں گا کہ سنو' ادھر آؤ' تو مجھ سے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین میں تبدیلی پیدا کی تھی' میں کہوں گا کہ پھر دور ہو جاؤ' دور ہو جاؤ''۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس وقت میں حوض کوثر پر رہوں گا [1] ایک جماعت نمودار ہوگی' جب میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان سے ایک آدمی نکلے گا اور ان سے کہے گا ادھر آؤ' میں پوچھوں گا کہاں؟ وہ کہے گا اللہ کی قسم جہنم کی طرف میں کہوں گا کہ ان کا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہے گا یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد دین سے پھر گئے تھے۔ پھر اس کے بعد ایک دوسری جماعت نمودار ہوگی' اس جماعت کے بارے میں بھی آپ نے وہی بات کہی جو پہلی جماعت کے بارے میں کہی تھی' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ان میں سے نجات پانے والوں کی تعداد گم شدہ اونٹوں کی طرح بہت کم ہوگی''۔

اور بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے صالح بندہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا'':

---

[1] یہ کشمیهنی کی روایت کا ترجمہ ہے جس میں لفظ "قائم" وارد ہے' اور جس کا مطلب قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا حوض کوثر پر موجود رہنا ہے' لیکن اکثر لوگوں کی روایت میں اس جگہ لفظ "نائم" وارد ہوا ہے' جس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا ہی میں خواب میں یہ واقعہ دیکھا جو قیامت کے دن آپ کو پیش آنے والا ہے' یہ بات حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کتاب الرقاق' باب الحوض کے تحت ذکر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴾ (سورۃ المائدہ: ۱۱۷)

اور جب تک میں ان کے درمیان رہا ان پر گواہ رہا' پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو توہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

نیز بخاری ومسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

''ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے' پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں' جس طرح چوپایہ سلیم الاعضاء چوپایہ جنتا ہے' کیا تم ان میں سے کوئی چوپایہ ایسا پاتے ہو کہ جس کے کان کٹے پھٹے ہوں' یہاں تک کہ تم ہی خود اس کے کان چیر کاٹ دیتے ہو، اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ﴾ (سورۃ الروم: ۳۰)

''اللہ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔''

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے' اور میں اس ڈر سے کہ میں اس کا شکار نہ ہو جاؤں، آپ سے شر کی بابت دریافت کرتا تھا، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں گرفتار تھے' پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں خیر کی نعمت سے نوازا' تو کیا اس خیر کے بعد پھر کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' میں نے کہا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں' مگر اس میں کھوٹ ہوگی میں نے کہا کیسی کھوٹ ہوگی؟ فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میری سنت و ہدایت کو چھوڑ کر دوسروں کے طریقہ کو اپنائیں گے' تمہیں ان کے بعض کام صحیح معلوم ہوں گے اور بعض غلط' میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد پھر شر ظاہر ہوگا؟ فرمایا: ہاں' زبردست فتنے اور جہنم کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہوں گے' جو ان کی سنے گا وہ اسے جہنم میں جھونک دیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ان کے اوصاف بتادیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں بات کریں گے' میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر یہ زمانہ مجھے مل جائے تو آپ مجھے کیا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام کے ساتھ وابستہ رہنا' میں نے کہا کہ اگراس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت اوران کا کوئی امام نہ ہوتو پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: پھران تمام فرقوں سے کنارہ کش رہنا' اگرچہ تمہیں کسی درخت کی جڑ سے چمٹنا پڑے یہاں تک کہ اسی حال میں تمہیں موت آجائے'' اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے' البتہ مسلم کی روایت میں اتنا اضافہ ہے: [1] میں نے کہا'' اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر دجال ظاہر ہوگا' اس کے ساتھ ایک نہر اور ایک جہنم ہوگی' جو اس کی جہنم میں داخل ہوگا اس کا اجر ثابت ہوجائے گا اور گناہ معاف ہوجائیں گے' اور جو اس کی نہر میں داخل ہوگا اس کا گناہ واجب اور اجر ساقط ہوجائے گا' میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی''۔

ابوالعالیہ فرماتے ہیں:

''اسلام کی تعلیم حاصل کرو' اور جب اسلام کی تعلیم حاصل کرلو تو اس سے اعراض نہ کرو اور صراط مستقیم پر چلتے رہو' وہی اسلام ہے اور اسے چھوڑ کر دائیں بائیں نہ مڑو اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر عمل پیرا رہو اور غلط عقائد و بدعات کے قریب مت جاؤ''۔ [2]

---

[1] یہ اضافہ ہمیں صحیح مسلم کے اندر نہیں ملا' البتہ سنن ابی داود میں "باب ذکر الفتن" کے تحت اس روایت میں موجود ہے جسے ابوداود نے عن مسدد عن ابی عوانه عن قتاده عن نصر بن عاصم عن سبیع بن خالد عن حذیفه کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

[2] ابن وضاح نے کتاب البدع والنهی عنها میں' محمد بن نصر نے کتاب السنه میں اور ابونعیم نے کتاب الحلیه میں ابوالعالیہ کا قول مطولاً ذکر کیا ہے' لیکن شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے ابوالعالیہ کے قول کے صرف اس ٹکڑے کو نقل کیا ہے جس میں اسلام پر مضبوطی سے گامزن رہنے کی ترغیب اور بدعات و خرافات سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے' اور ان کے باقی کلام کو چھوڑ دیا ہے' کیونکہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کا وہم ہوسکتا تھا' اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے اس کلام پر غور کرو' کتنا اونچا کلام ہے اوران کے اس زمانہ کو پہچانو جس میں وہ ان غلط عقائد و بدعات سے بچنے کی تنبیہ کر رہے ہیں کہ جو ان غلط عقائد و بدعات میں پڑ گیا تو گویا وہ اسلام سے پھر گیا' دیکھیں کہ کس طرح انہوں نے اسلام کی تفسیر سنت سے کی ہے اور کبار تابعین اوران کے علماء پر کتاب وسنت کے دائرہ سے نکل جانے کا کیسا خوف کھا رہا ہے ہیں۔ ابوالعالیہ کے کلام پر غور کرنے سے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد......

﴿ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۱۳۱)

''جب اس کے رب نے اس سے کہا کہ فرماں بردار ہو جا' تو اس نے کہا کہ میں اللہ رب العالمین کا فرماں بردار ہو گیا۔'' کا مطلب واضح ہو جائے گا۔

اور اللہ رب العزت کا یہ ارشاد کہ:

﴿ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۱۳۲)

اور اسی بات کی وصیت ابراہیم نے اور یعقوب علیہما السلام نے اپنی اپنی اولاد کو کی کہ، اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند کیا ہے' تو تم مسلمان ہو کر ہی مرنا۔

اور اللہ رب العزت کا ایک اور ارشاد کہ:

﴿ وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۳۰)

ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے وہی اعراض کرے گا جو بیوقوف ہو گا۔

اسی طرح کی اور بھی بہت سی بنیادی باتیں معلوم ہوں گی جو اصل الاصول ہیں اور جن سے لوگ غفلت میں ہیں' ابوالعالیہ کے کلام پر غور کرنے سے اس باب میں وارد احادیث اور ان جیسی دیگر احادیث کا بھی مطلب واضح ہو جائے گا' لیکن جو انسان یہ اور اسی جیسی دیگر آیات و احادیث کو پڑھ کر گزر جائے اور اس بات سے مطمئن ہو کہ یہ خطرات اسے لاحق نہیں ہوں گے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور یہ خیال کرے کہ اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو کبھی تھے اور اب ختم ہو گئے' تو یہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے خوف ہے اور جبکہ اللہ کی پکڑ سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوتے ہیں۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہی اللہ کا راستہ ہے' پھر اس لکیر دائیں بائیں کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا: یہ ایسے راستے ہیں جن میں سے ہر راستہ پر شیطان بیٹھا ہے اور (وہ لوگوں کو) اپنی طرف بلا رہا ہے' اس کے بعد آپ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝﴾ (سورة الانعام: ۱۵۳)

اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے' تو تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے' اسی کی اللہ تعالیٰ نے تم کو وصیت کی ہے تا کہ تم پرہیزگار بنو۔

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی اجنبیت اور غرباء کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ﴾ (سورۃ ھود: ۱۱۶)

پس کیوں نہ تم سے پہلے لوگوں میں اہل خیر ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے' سوائے ان چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

''اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب پہلے ہی کی طرح اجنبی ہو جائے گا' تو خوشخبری ہو غرباء (اجنبیوں) کے لیے''۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے' نیز اسے امام احمد نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے' جس میں یہ اضافہ ہے کہ:

''عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! غرباء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں اپنے وطن اور خاندان کو چھوڑ دینے والے لوگ''۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ:

''غرباء وہ لوگ ہیں جو اس وقت نیک و صالح ہوں گے جب کہ اکثر لوگ بگڑ چکے ہوں گے''۔

اور اس حدیث کو امام احمد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ:

''پس اس وقت خوشخبری ہو غرباء کے لیے جب لوگوں کے اندر فساد و بگاڑ آ جائے گا''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اسے امام ترمذی نے کثیر بن عبداللہ کے طریق سے روایت کیا ہے' وہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پس خوشخبری ہے ان غرباء کے لیے جو میری ان سنتوں کی اصلاح کریں گے جن کو لوگ بگاڑ چکے ہوں گے''۔

اور ابوامیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۝﴾ (سورۃ المائدہ: ۱۰۵)

''اے ایمان والو! اپنی فکر کرو' اگر تم راہ راست پر چلو گے تو جو گمراہ ہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا''

اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو ابوثعلبہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس آیت کے بارے میں میں نے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا:

''بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے رہو' یہاں تک کہ جب یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت ہو رہی ہے' خواہشات کی پیروی کی جا رہی ہے' دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر مصر ہے' تو اپنی فکر کرو اور عوام کی فکر اپنے دل سے نکال دو' کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں دین پر صبر کرنے والا آگ کا انگارہ پکڑنے والے کے مانند ہوگا [1] اور ان میں عمل کرنے والے کو ایسے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو تمہارے ہی جیسا عمل کرنے والے ہوں! ہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے پچاس آدمی یا ان میں سے پچاس آدمی؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم میں سے''۔

---

[1] شیخ عبدالرحمٰن الحصین رحمہ اللہ کے مخطوطہ میں یہاں جو عبارت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:
''تمہارے بعد ایسے صبر آزما دن آئیں گے کہ ان میں اپنے دین پر قائم رہنے والے کی مثال چنگاری پکڑنے والے کی ہوگی''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

ابن وضاح نے اسی مفہوم کی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کی ہے جس میں یہ ہے کہ "تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنے والے اور آج تم جس دین پر ہو اس پر ثابت قدم رہنے والے [1] کو تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا"۔

اس کے بعد ابن وضاح نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے اسد نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے اسلم بصری سے اور انہوں نے حسن کے بھائی سعید سے روایت کی' وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا کیا سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آج تم اپنے رب کے صحیح اور واضح راستہ پر ہو' بھلائی کا حکم دیتے ہو' برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو' ابھی تک تمہارے اندر دو نشے ظاہر نہیں ہوئے' ایک جہالت کا نشہ اور دوسرا زندگی سے محبت کا' اور عنقریب تم اس حالت سے پھر جاؤ گے' تب نہ تو (تم) بھلائی کا حکم دو گے' نہ برائی سے منع کرو گے' اور نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے' اور تمہارے اندر دونوں نشے ظاہر ہو جائیں گے' اس وقت کتاب وسنت پر ثابت قدم رہنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ملے گا! عرض کیا گیا ان کے پچاس آدمی؟ آپ نے فرمایا: نہیں' بلکہ تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر" [2]

---

[1] "اور آج تم جس دین پر ہو اس پر ثابت قدم رہنے والے" یہ عبارت ابن وضاح کی کتاب البدع اور نیز کتاب کے دونوں مخطوطوں کی عبارت ہے۔

[2] اصل کتاب کے اندر اس حدیث کے الفاظ میں کتابت کرنے والوں کی غلطی سے خلل واقع ہو گیا ہے ہم نے ابن وضاح کی کتاب کی روشنی میں اس کی تصحیح کر دی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعات پر تنبیہ

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک بڑی ہی موثر نصیحت فرمائی، جس سے ہمارے دل کانپ اٹھے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی نصیحت معلوم ہورہی ہے، آپ ہمیں وصیت کیجئے، تو آپ نے فرمایا کہ:

''میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے اور امیر کی سمع وطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگر چہ کوئی غلام ہی تمہارا امیر بن جائے اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا تو وہ بے شمار اختلاف دیکھے گا اور ایسے موقع پر تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ اپناؤ اور اسے مضبوطی سے تھامے رہو اور دین کے اندر نئی ایجاد کردہ بدعات سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''ہر وہ عبادت جسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عبادت نہ سمجھا ہو اسے تم بھی عبادت نہ سمجھو، کیونکہ انہوں نے بعد میں آنے والوں کے لیے کسی بات کی گنجائش نہیں چھوڑی، لہٰذا اے قاریوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے اسلاف کے طریقہ پر گامزن رہو''۔ اس کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

اور امام دارمی بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حکم بن مبارک نے بیان کیا، حکم بن مبارک کہتے ہیں کہ ہم سے عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا، عمر بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز فجر سے پہلے عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر بیٹھ جاتے' اور جب وہ جب گھر سے نکلتے تو ان کے ساتھ مسجد روانہ ہوتے' ایک دن کا واقعہ ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کیا ابھی ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) نکلے نہیں؟ ہم نے جواب دیا: نہیں' یہ سن کر وہ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ گئے' یہاں تک ابن مسعود باہر نکلے' اور ہم سب ان کی طرف کھڑے ہو گئے' تو ابوموسیٰ اشعری ان سے مخاطب ہوئے اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں ابھی ابھی مسجد میں ایک نئی بات دیکھ کر آ رہا ہوں' حالانکہ جو بات میں نے دیکھی ہے وہ الحمدللہ خیر ہی ہے، ابن مسعود نے کہا کہ وہ کون سی بات ہے؟ تو ابوموسیٰ نے کہا کہ اگر زندگی رہی تو عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور کہا وہ بات یہ ہے کہ کچھ لوگ نماز کے انتظار میں مسجد کے اندر حلقے بنائے بیٹھے ہیں' ان سب کے ہاتھوں میں کنکریاں ہیں اور ہر حلقہ میں ایک آدمی متعین ہے جو ان سے کہتا ہے کہ سو (۱۰۰) بار اللہ اکبر کہو' تو سب لوگ سو بار اللہ اکبر کہتے ہیں' پھر وہ آدمی کہتا ہے کہ سو بار لا الہ الا اللہ کہو' تو سب لوگ سو بار لا الہ الا اللہ کہتے ہیں' پھر وہ آدمی کہتا ہے کہ سو بار سبحان اللہ کہو' تو سب لوگ سو بار سبحان اللہ کہتے ہیں، ابن مسعود نے کہا کہ پھر آپ نے ان سے کیا کہا؟ تو ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ آپ کی رائے کے انتظار میں میں نے ان سے کچھ نہیں کہا اس پر ابن مسعود نے فرمایا کہ آپ نے ان سے یہ کیوں نہیں کہہ دیا کہ اپنے اپنے گناہ شمار کرو' اور پھر اس بات کا ذمہ لے لیتے کہ ان کی کوئی بھی نیکی ضائع نہیں ہوگی۔

بہر حال یہ کہہ کر ابن مسعود مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے' مسجد پہنچ کر ابن مسعود ان حلقوں میں سے ایک حلقہ کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں جن پر ہم تکبیر و تہلیل اور تسبیح گن رہے ہیں۔ ابن مسعود نے فرمایا! اس کے بجائے تم اپنے اپنے گناہ شمار کرو اور میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ تمہاری کوئی بھی نیکی ضائع نہیں ہوگی! تمہاری خرابی ہے اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہ ابھی تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کثیر تعداد میں موجود ہیں' ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑے ہوئے کپڑے نہیں پھٹے' اور ابھی تو آپ کے برتن نہیں ٹوٹے اور تم اتنی جلدی ہلاکت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار ہوگئے' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم یا تو ایک ایسی شریعت پر چل رہے ہو جو محمد ﷺ کی شریعت سے (نعوذ باللہ) بہتر ہے' یا گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو! انہوں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کی قسم اس عمل سے خیر کے سوا ہمارا کوئی اور مقصد نہ تھا' ابن مسعود نے فرمایا: ایسے کتنے خیر کے طلب گار ہیں جو خیر تک کبھی پہنچ ہی نہیں پاتے' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک حدیث بیان فرمائی ہے کہ ایک قوم ایسی ہوگی جو قرآن پڑھے گی' مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اللہ کی قسم! کیا پتہ کہ ان میں سے زیادہ تر شاید تمہیں میں سے ہوں؟

یہ باتیں کہہ کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے واپس چلے آئے۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان حلقوں کے اکثر لوگوں کو ہم نے دیکھا کہ نہروان کی جنگ میں وہ خوارج کے شانہ بشانہ ہم سے نیزہ زنی کر رہے تھے۔ ❶

اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار ہے' اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آله و صحبه اجمعین. ❷

www.KitaboSunnat.com

---

❶ اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی سنن میں "باب کراهیة اخذالرأی" کے تحت روایت کیا ہے' اور اسی کی بنیاد پر ہم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

❷ "اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار ہے......سے لے کر...... اجمعین" تک کی عبارت عبدالرحمٰن بن عثمان کے تحریر کردہ کتاب کے مخطوطہ کا تتمہ ہے جو کہ کتاب کا عمدہ نسخہ ہے' جبکہ کتاب کے مطبوعہ نسخوں میں اس تتمہ کی جگہ صرف "هذا آخر ماتیسر" کی عبارت مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

چند اہم مطبوعات

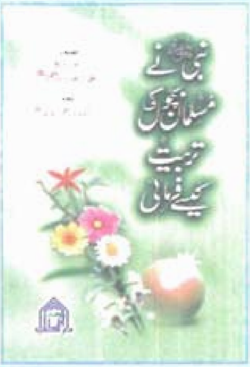

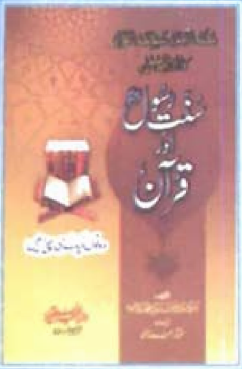

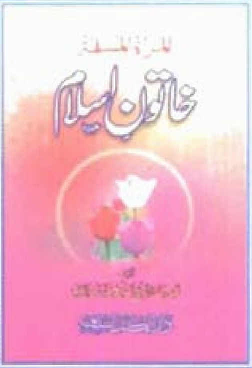

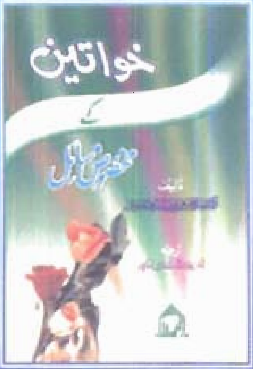

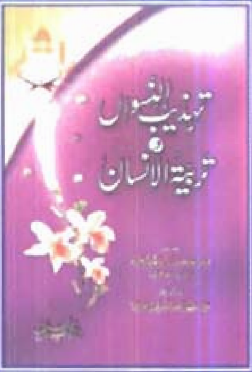

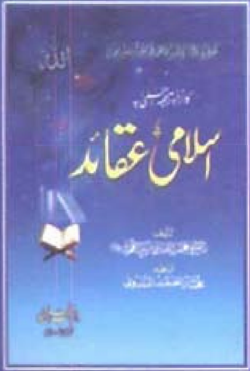

دار الكتب السلفية
4 شیش محل روڈ لاہور 54000
0092- 42-7237184-7230271